بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوٰتکم وریشا ط اعراف ۲۶

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو،

لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۱۹

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء

قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ط

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو، اعراف ۲۶

لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

۱۹

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لباس حضور ﷺ

O

لباس انسانی فطرت کا تقاضا ہے چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اتر گیا تو آپ نے جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپایا جس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح سے ہے:۔

''پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دیں ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھے۔'' [۱]

دوسری جگہ فرمایا:۔

ان کو بہکایا یہاں تک جنتی لباس اتر گیا' شرم کی چیزیں کھل گئیں اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چھپانے لگے۔[۲]

ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا اصل میں لباس پہننا جنتیوں کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں جنت کے نفیس[۳] کپڑوں اور ریشمی پوشاک کا ذکر بھی موجود ہے۔[۴]

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام جب اس عالم آب وگل میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل اپنے بندوں پر کرم فرمایا اور ان کے لیے لباس اتارا' چنانچہ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:______

''اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی
چیزیں چھپائے اور ایک وہ جو تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بھلا۔''[۵]

اس آیت کریمہ کا آخری جملہ "ولباس التقوی ذلک خیر" ______ اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتا ہے ''لباس تقویٰ'' پر قوموں کی عظمت کا دارومدار ہے ______ یہی باطنی لباس قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے ______ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام بندوں کے لیے لباس اتارا ہے لیکن مجاہدین اسلام کے لیے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کا ایک خاص لباس بنانا سکھایا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

''اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آگ سے بچائے۔'' [۶]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غزوات میں یہ لباس استعمال فرمایا ______ اور تو اور دن کا لباس بنایا اور اس کو رات کی چادر اڑھائی چنانچہ قرآن حکیم میں ہے:

''اور رات کو پردہ پوش کیا''[۷]

دوسری جگہ فرمایا:______

''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا''[۸]

المختصر لباس حضرت آدم علیہ السلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے' جنتیوں کے لیے جنت میں لباس ہے اور دنیا والوں کے لیے دنیا میں لباس ہے۔

O

ہر چیز جسے پہنا جاتا ہے لباس ہے ______ لباس کے استعمال میں بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حلال کی روزی سے بنایا گیا ہو ______ لباس کا انسانی سیرت سے قوی تعلق ہے' یہ انسانی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہے' اگر پہننے والے کا کردار مضبوط ہو تو دوسری اقوام پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے ______ لباس کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں یہ چار مقاصد بھی ہیں:______

۱۔ جسمانی

۲۔ اخلاقی

۳۔ قومی اور مذہبی

۴۔ روحانی

جسمانی مقصد یہ ہے کہ' جسم کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچایا جائے' اخلاقی مقصد یہ ہے کہ انسان کے بدن کے جن حصوں پر دوسروں کی نظر نہیں پڑنی چاہئے وہ چھپے رہیں۔ قومی اور مذہبی مقصد یہ ہے کہ ملی تشخص باقی رہے اور مسلمان بحیثیت مسلمان معاشرہ میں جانا پہچانا جائے ______ روحانی مقصد یہ ہے کہ نظر ادھر ادھر بھٹکنے سے بچی رہے اور یکسوئی حاصل رہے جو کامیاب زندگی کے لیے بہت ضروری ہے ______ عربوں میں قریش کے علاوہ بعض قبائل برہنگی کو عیب نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ ایام حج میں کپڑے اتار کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے[۹] ______ ہندوستان کے بعض غیر مسلم ہندو فرقہ تو شرم گاہوں تک کی عبادت کیا کرتے تھے[۱۰] ______ اسلام میں ستر پوشی کو تقدس ملا اور عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ستر پوشی کی حدود قائم کی گئیں جس کے معاشرہ پر حیرت انگیز اثرات مرتب ہوئے ______ اسلام میں تنہائی کے اندر بھی بے وجہ ستر کھولنا پسندیدہ نہیں' ایک صحابی کے استفسار پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خدا تو دیکھتا ہے اس سے سب سے زیادہ حیا کرنی چاہئے۔[۱۱]

برہنگی کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کبھی برہنہ نہ ہو کہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں، وہ برہنگی کے
وقت علیحدہ ہو جاتے ہیں، تم ان سے شرم کرو اور حیا رکھو۔[12]

اسلام میں مردوں کے لیے ناف سے گھٹنوں تک ـــــ آزاد عورتوں کے لیے پیشانی کے بال سے ٹخنوں تک ـــــ کنیزوں کے لیے پیٹ اور پیٹھ تک کا حصہ ستر قرار پایا، یعنی ان حصوں کو چھپانا شرعاً ضروری ہے ـــــ ایسا لباس جس سے یہ حدود پامال ہوتے ہوں مسلمان کی شان کے لائق نہیں ـــــ ہر مسلمان مرد و عورت کو اسلامی غیرت کا نمونہ ہونا چاہئے۔ اقبال نے سچ کہا ہے۔

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سردار

O

مکان، لباس اور غذا ہماری زندگی کے اہم مقاصد میں سے ہیں مگر یہ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد میں نہیں تھیں البتہ ضروریات میں سے تھیں ـــــ کچے پکے مکان، سیدھا سادا لباس، ہلکی پھلکی غذا، اللہ اللہ باقی ہوس۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصور عطا فرمایا کہ زندگی کا اصل مقصد تو عبادت ہے، زندگی پیدا کرنے والے خالق نے یہی فرمایا اور حق فرمایا ـــــ مگر عبادت کا لفظ آتے ہی ہمارے ذہنوں میں مسجد کا تصور گھوم جاتا ہے جس سے خاص طور پر نماز نہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے اور بدکنے لگتا ہے ـــــ بے شک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ فرض ہے مگر عبادت کا مفہوم تو بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے، زندگی کا ہر شعبہ اس میں شامل ہے ـــــ افسوس ہماری زندگی کے مقاصد میں عبادت کا تصور ہی نہیں، باقی سب کچھ ہے ـــــ عبادت یہ ہے کہ ہر جائز کام اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے ـــــ یہی اخلاق کی جان ہے، اسی سے نیتوں کی بہار ہے ـــــ ہماری نیتیں ٹھیک نہیں اسی لیے ہر طرف نفسا نفسی ہے ـــــ عبادت کا تصور مثالی معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے، جہاں سب ایک دوسرے کی مدد کے لیے دوڑتے نظر آتے ہیں، کوئی کسی سے حسد نہیں کرتا، کوئی کسی کی ٹانگ نہیں کھینچتا ـــــ یہ انسانوں کا معاشرہ ہے، یہ حیوانوں اور درندوں کا معاشرہ نہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری لباس سے زیادہ باطنی لباس پر زور دیا ـــــ اب تو ظاہری لباس رہ گیا، سارا زور اسی پر ہے اور باطنی لباس تو عام طور پر کوئی جانتا بھی نہیں، اگر ظاہر پرستوں کو بتائیں بھی تو وہ منہ تکتے رہ جائیں۔

ہماری نظر ہر شئے کے ظاہر پر رہتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں اشیاء کے باطن پر رہتی تھیں[13]، ان کے غلاموں کی نظریں بھی باطن پر رہتی تھیں ـــــ دور جدید کے بعض انسانوں میں کچھ نہ رہا، سب کچھ کپڑوں میں آ گیا، آج محض کپڑوں سے انسان کو وقار مل رہا ہے، کل کپڑوں کو انسان سے وقار ملتا تھا ـــــ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیوند لگے کپڑے پہنے جا رہے ہیں، لنکا سے مدینہ منورہ آنے والے ہندوؤں نے جب یہ حیرت ناک منظر دیکھا اور واپسی پر آنکھوں دیکھا حال لنکا جا کر سنایا تو سب لوگ فاروق اعظم کی یاد میں پیوند لگے کپڑے پہننے لگے[14]۔ اللہ اکبر ـــــ فاروق اعظم کے وجود سے پیوند لگے کپڑوں کو یہ وقار ملا کہ سمندر پار ہندو بھی ان کے گرویدہ ہو گئے ـــــ آج ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے، کپڑے پھٹ گئے تو سیرت تار تار ہو گئی ـــــ یہ سیرت بھی کوئی سیرت ہے جو گردش لیل و نہار کے نذر ہو گئی، سیرت تو وہ ہے جو زمانہ پر اپنا نقش ثبت کر دے

ع ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما!

ہم نے ضرورتوں کو مقاصد بنا لیا ہے، یہی سب سے بڑی خرابی ہے ـــــ مکانوں کی ٹیپ ٹاپ، کپڑوں کی سج دھج اور مرغن غذاؤں کی تیاریوں میں لگے رہتے ہیں، اپنے جان سے غافل، انجام سے بے خبر صبح شام مصروف ہیں، سوتے جاگتے اسی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں ـــــ سکون ملے تو کیسے ملے؟ ـــــ دیوانگی سی دیوانگی ہے! ـــــ اسی دیوانگی کی طرف قرآن حکیم نے اس طرح اشارہ فرمایا:

الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر[15]

"تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔"

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں بند کر کے زندگی گزارنے والوں کو آنکھیں کھول کر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا، کپڑے پہننے کی تحریک ہی نہیں فرمائی سلیقہ بھی بتایا ـــــ انسان کو جانوروں سے ممتاز فرمایا ـــــ مگر کچھ انسان جانور بننا پسند کرتے ہیں ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باطن کی تعمیر و تزئین پر زور دیا، آپ نے ناپائیدار زندگی کو پائیدار بنایا، ایسے پختہ انسان بنائے جیسے مضبوط قلعہ، ایسے کمزور انسان نہیں جیسے ریت کے گھروندے اور مٹی کے ڈھیر۔

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں' پیاری پیاری باتیں' میٹھی میٹھی باتیں ــــــ ان باتوں کی مٹھاس کا عالم عاشقوں کے دل سے پوچھیئے' عقل والے اس مٹھاس سے نا آشنا ہیں ــــــ یہی باتیں سرمایہ آخرت ہیں' یہی باتیں ذخیرۂ محبت ہیں ــــــ آیئے یہی باتیں کریں اور جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اداؤں کا نظارہ کریں۔

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قومی لباس زیب تن فرماتے [۱۶]، آپ کا ارشاد ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم [۱۷]

اس حدیث پاک سے قومی لباس اور قومی عادات واطوار کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے' یہ لباس ایسا ہونا چاہیئے جس کو امیر وغریب سب یکساں طور پر پہن سکیں' امت مسلمہ میں قومی لباس کی اہمیت کا احساس نہیں رہا' اس کا قومی تشخص مجروح ہو چکا ہے' ہمیں دل وجان سے حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا چاہیئے ــــــ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ استعمال فرمایا بالخصوص عیدین میں سیاہ عمامہ' مگر بقول شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر سفید عمامہ استعمال فرماتے ــــــ آپ کا ایک عمامہ شریف تھا جس کا نام سحاب تھا[۱۸] ــــــ عمامہ کے لیے حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قابل توجہ ہے:

''عمامہ مومن کے لیے وقار اور اہل عرب کے لیے عزت ہے
جب اہل عرب عمامہ اتار دیں تو عزت بھی اتا دیں گے۔'' [۱۹]

عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب میں عمامے عنقا ہو گئے ہیں، اس کی جگہ عقال نے لے لی اور عمامہ کی جگہ عقال قومی شعار قرار پایا (یعنی رسی اور رومال)' اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتا کیونکہ اصل بدعت وہ ہے جس سے سنت مٹ جائے، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کے لیے جو پیش گوئی فرمائی تھی ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں، کھوئی ہوئی عزت کو ہم اتباع سنت ہی سے پاسکتے ہیں ــــــ الحمدللہ عمامے برصغیر میں موجود ہیں مگر اب رفتہ رفتہ کم ہو رہے ہیں علماومشائخ میں رومال اور ٹوپی کا رواج عام ہو گیا ہے، ٹوپی تو سنت ہے البتہ عمامہ کی جگہ رومال بدعت معلوم ہوتا ہے۔ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید ٹوپی، یمن کی ٹوپیاں، شامی ٹوپی، مصری ٹوپی، کانوں والی ٹوپی، سرمبارک سے چمٹنے والی ٹوپی اور باڑ والی ٹوپی استعمال فرمائی ہے ــــــ [۲۰] ــــــ لوہے کا خود بھی استعمال فرمایا ہے۔[۲۱]

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

کپڑوں میں حضور کو قمیص پسند تھا۔ [۲۲]

(یعنی جیب والا کرتا جو عبا کے نیچے پہنا جاتا ہے۔)

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کا گریباں کبھی شانوں[۲۳] پر ہوتا ــــــ کبھی بند ہوتا، کبھی کھلا ہوتا ــــــ آپ نے صوف واون کا لباس اور سخت کپڑے کا لباس بھی زیب تن فرمایا ــــــ

حضرت اسامہ بن زید کی روایت کے مطابق علالت کے دوران آپ نے یمنی چادر میں نماز پڑھائی، جمعہ وعیدین میں یمنی چادر استعمال فرماتے پھر لپیٹ کر رکھ دیتے[۲۴] ــــــ آپ نے گہری سرخ رنگ کی دھاری دار چادر اور جوڑا بھی استعمال فرمایا جس کو حلہ حمرا کہا جاتا تھا یا جبرا (دو منقش یمنی چادریں) کہا جاتا تھا[۲۵] ــــــ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھیں[۲۶] ــــــ سندھ (پاکستان) میں ان چادروں کو اجرک کہا جاتا ہے اس میں گہری سرخ رنگ اور سیاہ چھپائی والی دو چادریں جڑی ہوئی ہوتی ہیں ــــــ زمانہ قدیم سے یہ چادریں سندھ سے یمن برآمد کی جاتی تھیں، بعض محققین کا خیال ہے کہ اسی اجرک کو بردیمانی کہتے ہیں ــــــ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسبز چادریں بھی استعمال فرمائیں، وفود کی آمد کے موقع پر سبز رنگ کی یہ چادریں اور تہبند استعمال فرماتے تھے۔ جو ایک عرصہ خلفاء کے پاس محفوظ رہیں، جب یہ چادریں بوسیدہ ہو گئیں تو چاروں طرف کپڑے کی گوٹ لگا لی گئی[۲۷]۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے رنگ کی دو زعفرانی چادریں بھی استعمال فرمائیں۔ [۲۸]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسیاہ چادریں بھی استعمال فرمائیں۔ [۲۹] ــــــ آپ نے طیلسان (سبز، سفید، سیاہ، چادریں) طویل وعریض چادریں، مثلث ومربع بڑا رومال بھی استعمال فرمایا ــــــ بحرانی موٹے حاشیہ والی چادر، سیاہ رنگ کی صوف کی چادر بھی استعمال فرمائی ــــــ ایک مرتبہ پھول دار چادر بھی استعمال فرمائی مگر ناپسند فرماتے ہوئے جلد ہی اتار دی۔[۳۰]

بردصحاری بھی استعمال فرمائی، خمیصہ (چوکور سیاہ کمبل)، قطیفہ (سفید چادر)، سحولی (سفید کپڑے)، بھی استعمال فرمائے ــــــ قطیفہ میں سرمبارک کی طرف طروات کا نشان تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دھون ایک لاعلاج مریض کے نام میں ٹپکایا تو وہ مریض تندرس ہو گیا۔[۳۱] اس تاریخی واقعہ میں ان حضرات کے لیے عبرت ونصیحت ہے جو تبرکات پر یقین نہیں رکھتے، تبرکات کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی ہے۔[۳۲]

O

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز لباس پسند تھا مگر سفید لباس سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:____

چاہئے کہ تم سفید لباس پہنو، زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور اپنے مردوں
کو بھی سفید کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے۔[۳۳]

پاجامہ اور شلوار اگرچہ آپ نے استعمال نہیں فرمائے مگر ان کو پسند فرمایا اور خریدا بھی ہے[۳۴]____ کرتا اور شلوار ہمارا قومی لباس ہونا چاہئے اور بحمد اللہ ہمارا قومی لباس ہے بھی مگر بعض مخصوص طبقے کے لوگوں کو تقاریب میں یہ لباس پہننا اچھا نہیں لگتا اور وہ اغیار کے لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں____ اپنی چیزوں کو حقیر سمجھنا اور دوسرے لوگوں کی نامعقول چیزوں کو وقعت دینا زندہ قوموں کی نشانی نہیں، بیمار قوموں کی نشانی ہے____ ہم نے اپنے طور طریقے چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اپنا لیے ہیں لیکن اس عظیم قربانی کے باوجود کسی کے دل میں ہماری عزت نہیں۔

لو وہ بھی کہتے ہیں یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے سادا اور ستھرا لباس پسند فرمایا' نہایت ہی نفیس لباس بھی پہنا،[۳۵]____ پیوند لگے کپڑے بھی استعمال فرمائے[۳۶] مگر ''لباس شہرت'' کو پسند نہیں فرمایا[۳۷]____ (یعنی ایسا غیر مسنون لباس جس سے کوئی مخصوص فرد یا جماعت دوسروں سے ممتاز نظر آئے اور جانی پہچانی جائے)۔ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے جبے بھی استعمال فرمائے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ نے رومی جبہ زیب تن فرمایا جس کی آستینیں تنگ تھیں،[۳۸] آپ کا ایک جبہ سبز سندس کا تھا دوسرا جبہ اطلس کا تھا یہ تینوں جبے غزوات میں استعمال فرماتے تھے[۳۹]____ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاس تھا جو ان کی بہن اسماء بنت ابی بکر نے لے لیا تھا، وہ فرماتی ہیں میں اسے دھو کر اس کا دھون شفایابی لیے بیماروں کو دیتی ہوں[۴۰]____ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض تبرکات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس بھی تھے جو آپ نے ایک مخصوص مکان میں محفوظ کر کے رکھے ہوئے تھے اور معززین کو زیارت کرواتے تھے[۴۱]____ دشمنان اسلام کی سازش یہ ہے کہ ہم کو حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے جدا کر دیا جائے تاکہ لنگر ٹوٹ جائیں اور جہاز ڈوب جائے (معاذ اللہ!)____ اللہ تعالیٰ ہم کو دشمنان اسلام کی سازشوں سے محفوظ رکھے آمین! تاکہ ہم صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نقش قدم پر چلتے ہوئے تبرکات کی قدر و منزلت کا احساس پیدا کریں۔

O

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً سادگی پسند تھے اور بالعموم سادا لباس استعمال فرماتے تھے____ اگرچہ آپ شہر میں رہے مگر آپ نے دیہی معاشرت اور معیشت کو پسند فرمایا تاکہ دیہات سے آنے والے غرباء و مساکین ملنے اور بات کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کر سکیں اور معیشت بھی مستحکم رہے کیونکہ خرچ میں افراد و تفریط معیشت کو کھوکھلا کر دیتی ہے____ ہم پردے پر پردے ڈالے جا رہے ہیں، طفلانہ پروٹوکول ایجاد کر کے غریب و امیر اور افسر و ماتحت کے درمیان دیواریں حائل کر رہے ہیں، پروٹوکول نہ ہو تو بڑی سے بڑی شخصیت کا آن کی آن میں بھرم کھل جائے، سارا تماشا ''ہٹو بچو'' کا ہے____ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے امین!____ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیرانہ زندگی بسر فرمائی، کسی چیز کے جوڑے دو نہیں ہوتے تھے____ نہ دو کرتے، نہ دو تہبند، نہ دو چادریں، نہ نعلین شریف کی دو جوڑیاں[۴۲]____ وصال مبارک کے وقت جسم شریف پر ایک پیوند لگی چادر اور ایک تہبند تھا[۴۳]____ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر فرمایا آپ کے جسم مبارک پر ان دو کپڑوں کے علاوہ کچھ نہ تھا[۴۴]

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ

اگر ہم اپنی حالت کا جائزہ لیں تو بعض حضرات کے اتنے جوڑے ہونگے کہ گنتے گنتے تھک جائیں____ ذرا غور فرمائیں، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جوڑا وہ بھی اتنا سادا!____ یہی حال ازواج مطہرات کا تھا____ فقیر کے خیال میں آپ کی اور اہل خانہ کی یہ اختیاری مسکینی آپ کے معجزات میں ایک عظیم معجزہ ہے جس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی____ دنیا میں رہ کر قدرت رکھتے ہوئے دنیا سے اتنا بے تعلق ہو جانا نہایت ہی حیرت ناک ہے____ تاریخ میں کوئی ایسی مثال نظر نہیں آتی____ ہم خارق عادات باتوں کو تلاش کرتے ہیں کہ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی خارق عادت نہیں؟____ ہماری فضول خرچیوں کا عالم یہ ہے کہ بقول ایک صحافی (مدیر ساحل مئی ۱۹۹۸ء) صرف ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم کا یومیہ خرچ ایک کروڑ روپیہ ہے____ اسی پر ماتحت افسروں کی فضول خرچیوں کو قیاس کر لیں، جب تک یہ مرض نہیں جاتا بیمار صحت یاب نہیں ہوتا[۴۵]____ جب تک اوپر سے حالات نہیں بدلتے، نیچے سے حالات نہیں بدل سکتے____ زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا، عمل سے انقلاب آتا ہے۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کرتا، عمامہ یا چادر استعمال فرماتے تو اس کا نام تجویز فرماتے اور نام ہی لے کر اس کو پکارتے ــــــ آپ نے دولت کدے کی ہر چیز کا نام تجویز فرمایا، آپ نے ہر وجود کی تکریم سکھائی ــــــ اپنے غلاموں کو کیسا ادب سکھایا کہ کسی نے نہ سکھایا ہوگا، ایسا ادب تو اس دور میں بھی نظر نہیں آتا جس کو ترقی وتہذیب کا دور کہا جاتا ہے ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو دعا پڑھتے، یہ دعائیں احادیث شریفہ میں ملتی ہیں۔ مثلاً

الحمد الله الذی کسانی هذا و رزقنیه من غیر حول منی و قوة

(شکر ہے اللہ جل شانہ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا)۔

اللهم لک الحمد انت کسوتنیه اسئلک خیره

و خیر ما صنع له و اعوذبک من شره و شرما ما صنع له

(اے اللہ شکر ہے تو نے ہی یہ مجھے پہنایا۔ میں تجھی سے اس کی بھلائی کا اور جس
غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کر رہا ہوں اور اس کے شر
سے اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں)۔

الحمد الله الذی کسانی ما اواری به عورتی و اتجمل به فی حیاتی [۴۶]

(شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا
ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں)۔

لباس چونکہ جسم وروح دونوں پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شر سے پناہ مانگ کر ایک عظیم نفسیاتی اور اخلاقی راز کی طرف اشارہ فرمایا ــــــ آپ خالق کائنات کے محرم راز تھے ــــــ ہم گنہگاروں پر کس قدر احسان فرمایا۔؟

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین شریف استعمال فرمائی، [۴۷] آپ نے جوتی پہننے والے کو سوار اور جوتی پہنے والی کو سواری قرار دیا ــــــ

آپ نے زرد رنگ کی نعلین استعمال فرمائیں، سیاہ رنگ منع فرمایا [۴۸] البتہ سیاہ موزے استعمال فرمائے یہ سنت ہیں ــــــ کبھی کبھی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے برہنہ پا بھی چلے [۴۹] ــــــ یہ بھی سنت ہے۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھنے اور شلوار پہننے کا یہ ادب سکھایا کہ وہ ٹخنوں سے اونچے رہیں۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ــــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا حصہ پکڑ کر فرمایا، یہ تہبند کی جگہ ہے (یعنی یہ تہبند کی حد ہے)
اگر تجھے اس پر صبر نہیں تو اس سے نیچے کر لے، اگر اس پر بھی صبر نہیں تو تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں [۵۰]

حدیث پاک کا آخری جملہ بڑا معنی خیز ہے اور سبق آموز ہے۔

''تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔''

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انسانوں بلکہ اعضاء کے حقوق کی بھی نشاندہی فرمائی اور دوسری طرف ملت اسلامیہ کو ''عمل تبذیر'' (بے جا فضول خرچی) سے بچایا جس کے کرنے والوں کو قرآن کریم نے شیطان کا بھائی کہا ہے ــــــ

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین [۵۱]

بیشک اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (یعنی بلاضرورت خرچ کرنے والے)

اسی لیے بقول شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فقہائے کرام کے نزدیک ازار کا ٹخنوں کے نیچے تک لٹکانا حرام اور خالص بدعت ہے ہمارے شہری معاشرے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے ____ اس میں شک نہیں کہ مستحکم معیشت کا دارومدار کفایت پر ہے ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف فضول خرچی سے بچایا اور دوسری طرف ایک نفسیاتی روگ کا علاج فرمایا کیونکہ بالعموم وہی لوگ تہبند یا شلوار ٹخنوں سے نیچی رکھتے ہیں جن کو اپنی شان دکھانی ہوتی ہے یا اپنی خلاف سنت عادت کی اصلاح نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا نہ ہوتو اونچا کرنے میں کیا قباحت ہے؟ اور ٹخنوں سے نیچا رکھنے پر کیوں اصرار ہے؟ ____ عربوں میں یہ رواج تھا کہ لباس کا دامن لمبا رکھتے اور تہبند اتنا نیچا رکھتے کہ وہ زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا، یہ بڑائی کی نشانی سمجھا جاتا، عربوں کے رؤسا اور امیر ایسا ہی کیا کرتے تھے، ہمارے یہاں بھی ہوا کرتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو کوئی اپنا ازار (تہبند یا شلوار) فخر و غرور کے لیے گھسیٹ کر چلے گا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں اٹھائے گا [۵۲]

(یعنی اگر کوئی بغیر کسی عذر کے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا)۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تہبند پنڈلی تک ہوتا تھا اور فرمایا کہ میرے آقا و مولیٰ کا تہبند بھی اسی طرح ہوتا تھا ____ جب یہ معلوم ہوگیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی تو غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بحث کی کوئی گنجائش نہیں رہی، تہبند اور شلوار زیادہ سے زیادہ اسی حد تک رکھنا چاہئے جس کی آپ نے اجازت فرمائی، آخری حد ٹخنہ ہی ہے ____ جہاں تک ٹخنوں سے اوپر اڑسنے کا تعلق ہے تو اس میں کراہت اسی وقت ہے جب اڑسنے سے شلوار یا تہبند بدہیئت ہو جائے اور انسان غیر مہذب معلوم ہونے لگے، کراہت کی اصل وجہ لباس کا حسن و زیبائی سے محروم ہونا ہے ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا لباس پسند نہیں فرمایا جس کی طرف نظریں اٹھنے لگیں اور خواتین کے لیے ایسا کپڑا پسند نہیں فرمایا جس سے اندر کا بدن ظاہر ہو [۵۳] ____ آپ نے شوخ رنگ بھی پسند نہیں فرمایا ____ یہ بھی پسند نہیں فرمایا کہ عورتیں مردوں کا لباس پہنیں اور مرد عورتوں کا لباس پہنیں ____ ایسے مردوں اور عورتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے [۵۴] ____ آج کل لباس کے معاملہ میں مسلمان مرد و عورت باغی معلوم ہوتے ہیں۔ مرد گھٹنوں سے اوپر نیکر پہننے لگے ہیں، پتلونیں تو عام ہیں، یہ بھی بے حیائی کے قریب ہیں جس مقصد کے لیے کپڑا پہنا جاتا ہے وہ مقصد یہ نہیں کہ جسم کو غلاف مہیا کیا جائے بلکہ اصل مقصد جسم کو چھپانا ہے، سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ پتلون پہننے والے کے سر پر ٹوپی اور چہرے پر ڈاڑھی نہ ہو تو وہ مسلمان معلوم ہی نہیں ہوتا جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ یہ مسلمان ہے ____ وہ مسلمان ہی کیا جو تعارف کا محتاج ہو ____ خواتین بھی بغاوت پر آمادہ ہیں، کاش ان تک کوئی شفقت و محبت کے ساتھ قرآن کی اور اسلام کی باتیں پہنچائے، خواتین میں دین کی بڑی محبت اور تڑپ ہے، کوئی بتائے تو سہی ____ ہمیں مسنون لباس اور طریقوں کو اپنے گھروں، سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر عام کرنا چاہئے ____ ہماری مقروض معیشت کے لیے سادگی بہت اہم ہے اور یہ جب ہی ممکن ہے جب ہم نفس کی پرستش چھوڑ کر اللہ کی عبادت کریں ____ کاش ہمارے دلوں میں صداقت و سچائی گھر کر جائے اور دورنگی ختم ہو جائے، ہم تن کے ساتھ ساتھ من کو بھی سنوارنے لگیں تاکہ زندگی کا صحیح لطف آ جائے ____ (آمین)۔

یک رنگی و آزادی اے ہمت مردانہ!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲/۱۷۔ سی۔ پی۔ ای۔ سی ایچ سوسائٹی، کراچی۔ 75400

فون نمبر: 4552468

☆☆☆

حواشی اور حوالے

۱۔ قرآن حکیم،سورۂ اعراف،آیت نمبر۲۰، ۲۔قرآن حکیم،سورۂ اعراف آیت نمبر۲۰۔۲۱

۳۔ قرآن حکیم،سورۂ طٰہٰ،آیت نمبر۱۲۱،سورہ دخان،آیت نمبر۵۳، ۴۔قرآن حکیم،سورۂ حج،آیت نمبر۲۳،سورہ فاطر،آیت نمبر۳۳

۵۔ قرآن حکیم،سورۂ اعراف،آیت نمبر۲۶، ۶۔قرآن حکیم،سورۂ انبیا،آیت نمبر۸۰، ۷۔قرآن حکیم سورۂ فرقان،آیت نمبر۴۷

۸۔ قرآن حکیم،سورۂ نباء،آیت نمبر۱۰، ۹۔سلیمان ندوی: سیرۃ النبی،ج۲،اعظم گڑھ۱۹۵۳ء،ص۸۴۴،

۱۰۔ (الف) محسن فانی،دبستان مذاہب،بمبئی۱۸۲۶ء ، (ب) ڈاکٹر تاراچند،تمدن ھند پر اسلامی اثرات (ترجمہ اردو) لاہور۱۹۶۴ء،ص۱۵۱

۱۱۔ سنن ترمذی،باب ماجاء فی الاستیذان رباب ماجاء فی حفظ العورۃ، ۱۲۔سنن ترمذی،باب ماجاء فی الستیذان

۱۳۔ غلام رسول سعیدی،شرح مسلم شریف،ج۳،۹۸، ۱۴۔بزرگ بن شہریار،عجائب الہند(بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں مولفہ مسعود عالم ندوی،مطبوعہ اعظم گڑھ۱۹۲۰ء صفحہ۲۰۵)

۔نوٹ:۔ یہ حدیث پاک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔اس میں کئی باتیں قابل توجہ ہیں:۔

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ''ہم آپ کی مثل نہیں'' پھر کسی کا یہ دعویٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مثل ہیں کتنا بڑا دعویٰ اور کتنی بڑی گستاخی ہے____ یہ دعویٰ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کیا۔ذرا غور تو فرمائیں!

(۲) دوسری بات یہ کہ اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ سورہ فتح کی آیت نمبر۲ میں لذنبک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ذنب کی نسبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی جس پر آپ ناراض ہوئے یعنی ناراضگی کے آثار چہرے سے ظاہر ہوئے یعنی سخت ناراض ہوئے بظاہر یہ ناراضگی کا محل نہ تھا، ناراضگی بتاتی ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذنب سے اپنی نسبت کو پسند نہ فرمایا پھر اور حضرات کا کیا ذکر کیا جائے؟۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔

نال الشر ماواللہ عفا : عن ماسلفا من امنہ

(کشف العرفان' کراچی' ص۴۰)

(۳) تیسری بات یہ کہ ناراضگی کے بعد جلال کے عالم میں فرمایا____ ''میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا ہوں۔''____ یعنی خطاء وقصور تو جہل والاعلمی کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے، جو ذات نہ صرف اشیاء بلکہ خالق اشیاء کا علم رکھتی ہو، جہاں علم ہی علم ہو، جہاں تقویٰ ہی تقویٰ وہاں خطاولغزش وتو کجا خلاف اولیٰ کا بھی گزر نہیں۔

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا ''اور جس چیزوں سے بچنا چاہئے ان کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔'' (شرح مسلم شریف،ج۳،ص۹۹)

ان احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ جو ذات سب سے زیادہ متقی جو سب سے زیادہ ان چیزوں کا علم رکھتی ہو جس سے بچنا چاہئے، جو نہ صرف چیزوں کا بلکہ چیزوں کے خالق کا سب سے زیادہ علم رکھتی ہو، کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ''ذنب'' کی نسبت اس سے کرے۔ہاں مولیٰ تعالیٰ مختار ہے، وہ اس کے محبوب ہیں، جس طرح چاہے فرمائے، حریم ناز کی باتیں کسی سے کہی نہیں جاتیں اور کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، یہاں کا عالم عقل ودانش سے وراء الوراء ہے۔مسعود

۱۵۔ قرآن حکیم،سورہ تکاثر،آیت نمبر۱۔۲، ۱۶۔ابی عیسیٰ بن سورۃ الترمذی،شمائل ترمذی (ترجمہ محمد امیر شاہ گیلانی مطبوعہ لاہور۱۹۷۶ء ص۱۸۷الاتحاف الربانیہ شرح شمائل المحمدیہ،ص۹۳)، ۱۷۔ابوداؤد شریف،ج۲،ص۲۰۳،مرقات،ج۱۸ص۲۵۵

۱۸۔ عبدالحق محدث دہلوی،مدارج النبوۃ،ج۲،ص۱۰۴۸ (ترجمہ اردو،کراچی)، ۱۹۔کنزالعمال،ج۱۵،ص۳۰۵

۲۰۔ شعب الایمان،ج۵۰،ص۱۷۵۔فیض القدیر شرح جامع الصغیر،ج۵،ص۲۴۶،

۲۱۔ قاضی عبدالسلام لباس رسول صلی اللہ علیہ وسلم،(غیر مطبوعہ)،ص۴۸

۲۲۔ شمائل ترمذی شریف،ص۸۳، ۲۳۔شمائل ترمذی شریف،ص۹۰، ۲۴۔المسند،ج۶،ص۹۶۷۔بخاری شریف،ج۲،ص۸۷

۲۵۔ سیرۃ الحلبیہ،ج۳،ص۴۵۱،

۲۶۔ شمائل ترمذی شریف،ص۹۷۔۹۸۔ملاعلی قاری،جمع الوسائل،ج۱،ص۱۱۵، ۲۷۔الوفاء ص۷۲ سبل الھدیٰ والرشاد،ج۷،ص۳۱۲

۲۷۔ الوفاء ص۷۲ سبل الھدیٰ والرشاد،ج۷،ص۳۱۲

نوٹ:۔(۱۹۹۴ء میں حجاز کے مشہور عالم اور شیخ وقت محمد علوی مالکی دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ منورہ میں اس فقیر کو از راہ شفقت وکرم سبز چادر عطا فرمائی اور اپنے دست مبارک سے پہنائی جس کو خرقہ لباس کہا جاتا ہے اور جو موصوف کے خاندان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے)

۲۸۔ شمائل ترمذی شریف،ص۹۹۔۱۰۰، ۲۹۔ شمائل ترمذی شریف،ص۱۰۳، ۳۰۔ ابن ماجہ،ص۲۶۲

۳۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی،مدارج النبوۃ،ج۲،کراچی،ص۱۰۴۹، ۳۲۔قرآن کریم،سورۃ بقرہ،آیت نمبر۲۴۸

۳۳۔ شمائل ترمذی شریف،ص۱۰۱، ۳۴۔ابن ماجہ،ص۲۶۴، ۳۵۔طبقات ابن سعد،ج۱،ص۴۶۱

۳۶۔ مشکوۃ شریف،ص۳۷۳۔شرح مسلم،ج۶،ص۳۸۴۔ابوداؤد شریف،ج۲،ص۲۰۳

۳۷۔ مجمع الزوائد،ج۵،ص۸۲۲۸۔ابن قیم،زادالمعاد(خلاصہ اردو)۱۹۲۴ء، ۳۸۔شمائل ترمذی شریف ص۱۰۴

۳۹۔ مدارج النبوۃ،ج۲،ص۱۰۴۷، ۴۰۔مدارج النبوۃ،ج۲،ص۱۰۴۸، ۴۱۔مدارج النبوۃ،ج۲ص۱۴۹

۴۲۔ شمائل ترمذی شریف،ص۸۸۔۸۹۔مواھب اللدنیہ،ص۵، ۴۳۔مشکوۃ شریف،ص۳۷۳۔شرح مسلم شریف،ج۶،ص۳۸۴

۴۴۔ شرح مسلم شریف،ج۶،ص۳۸۴۔ابوداؤد شریف،ج۲ص۲۰۳

۴۵۔ نوٹ: شکر ہے یکم صفر المظفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو ایٹمی دھماکہ کے بعد وزیر اعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں یہ اعلان فرمایا کہ وہ سادگی اختیار کریں گے اور ایوان وزیر اعظم کو عوام کے لیے وقف کردیں گے اور صدر پاکستان بھی ایسا **ہی کریں گے**
________ خدا کرے ایسا ہی کریں! مسعود

۴۶۔ سلیمان ندوی،سیرۃ النبی،ج۶،ص۸۴۹۔حصن حصین،کراچی،ص۱۵۷

۴۷۔ مسلم شریف،ج۲،ص۱۹۸، ۴۸۔قاضی محمد عبدالسلام لباس حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ص۹۔۱۰

۴۹۔ مناوی شرح شمائل ترمذی،ص۱۵۸، ۵۰۔ابن ماجہ،ص۲۶۴، ۵۱۔قرآن حکیم،سورۂ اسراء،آیت نمبر۲۷

۵۲۔ سلیمان ندوی،سیرۃ النبی،ج۶،ص۸۷۴

۵۳۔ طبقات ابن سعد،ج۸،ص۵۰۔احمد بن حنبل شیبانی،المسند،ج۶،ص۷۹۶

۵۴۔ بخاری شریف،ج۲،ص۸۷۴۔ترمذی شریف،ص۳۹۶۔ابوداؤد شریف،ص۱۱۴

☆☆☆

قَدْ اَنْزَلنَا عَلَیْکُمْ لِبَاساً یُّوارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشاً ط

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو، اعراف ۲۶

لباسِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے ، پی۔ایچ۔ڈی

۱۹

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لباس حضور ﷺ

O

لباس انسانی فطرت کا تقاضا ہے، چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اتر گیا تو آپ نے جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپایا جس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح سے ہے:۔

''پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دیں ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھے۔'' [۱]

دوسری جگہ فرمایا:۔

ان کا بہکایا یہاں تک جنتی لباس اتر گیا، شرم کی چیزیں کھل گئیں اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چھپانے لگے۔ [۲]

ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا اصل میں لباس پہننا جنتیوں کی سنت ہے۔قرآن کریم میں جنت کے نفیس [۳] کپڑوں اور ریشمی پوشاک کا ذکر بھی موجود ہے۔ [۴]

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اس عالم آب وگل میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل اپنے بندوں پر کرم فرمایا اور ان کے لیے لباس اتارا، چنانچہ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:______

''اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ جو تمہاری آرائش ہو اور پرہیز گاری کا لباس سب سے بھلا'' [۵]

اس آیت کریمہ کا آخری جملہ ''ولباس التقوی ذلک خیر'' ______ اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتا ہے ''لباس تقویٰ'' پر قوموں کی عظمت کا دارومدار ہے ______ یہی باطنی لباس قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے ______ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام بندوں کے لیے لباس اتارا ہے لیکن مجاہدین اسلام کے لیے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کا ایک خاص لباس بنانا سکھایا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

''اور ہم اس آیت کریمہ کا آخری جملہ ''ولباس التقوی ذلک خیر'' ______ اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتا ہے ''لباس تقویٰ'' پر قوموں کی عظمت کا دارومدار ہے ______ یہی باطنی لباس قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے ______ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام بندوں کے لیے لباس اتارا ہے لیکن مجاہدین اسلام کے لیے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کا ایک خاص لباس بنانا سکھایا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

''اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آگ سے بچائے۔'' [۶]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غزوات میں یہ لباس استعمال فرمایا_____ اور تو اور دن کا لباس بنایا اور اس کو رات کی چادر اڑھائی چنانچہ قرآن حکیم میں ہے:

''اور رات کو پردہ پوش کیا۔'' [۷]

دوسری جگہ فرمایا:______

''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا۔'' [۸]

الختصر لباس حضرت آدم علیہ السلام اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جنتیوں کے لیے جنت میں لباس ہے اور دنیا والوں کے لیے دنیا میں لباس ہے۔

O

ہر چیز جسے پہنا جاتا ہے لباس ہے ______ لباس کے استعمال میں بنیادی بات یہ ہے کہ وہ حلال کی روزی سے بنایا گیا ہو ______ لباس کا انسانی سیرت سے قوی تعلق ہے، یہ انسانی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہے، اگر پہننے والے کا کردار مضبوط ہو تو دوسری اقوام پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے ______ لباس کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں یہ چار مقاصد بھی ہیں:______

۱۔جسمانی

۲۔اخلاقی

۳۔قومی اور مذہبی

۴۔روحانی

جسمانی مقصد یہ ہے کہ' جسم کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچایا جائے' اخلاقی مقصد یہ ہے کہ انسان کے بدن کے جن حصوں پر دوسروں کی نظر نہیں پڑنی چاہئے وہ چھپے رہیں۔قومی اور مذہبی مقصد یہ ہے کہ ملی تشخص باقی رہے اور مسلمان بحیثیت مسلمان معاشرہ میں جانا پہچانا جائے ــــــ روحانی مقصد یہ ہے کہ نظر ادھر ادھر بھٹکنے سے بچی رہے اور یکسوئی حاصل رہے جو کامیاب زندگی کے لیے بہت ضروری ہے ــــــ عربوں میں قریش کے علاوہ بعض قبائل برہنگی کو عیب نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ ایام حج میں کپڑے اتار کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۹ ــــــ ہندوستان کے بعض غیر مسلم ہندو فرقے تو شرم گاہوں تک کی عبادت کیا کرتے تھے۱۰ ــــــ اسلام میں ستر پوشی کو تقدس ملا اور عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے ستر پوشی کی حدود قائم کی گئیں جس کے معاشرہ پر حیرت انگیز اثرات مرتب ہوئے ــــــ اسلام میں تنہائی کے اندر بھی بے وجہ ستر کھولنا پسندیدہ نہیں' ایک صحابی کے استفسار پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خدا تو دیکھتا ہے اس سے سب سے زیادہ حیا کرنی چاہئے۔ ۱۱

برہنگی کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کبھی برہنہ نہ ہو کہ تمہارے ساتھ فرشتے رہتے ہیں' وہ برہنگی کے وقت علیحدہ ہو جاتے ہیں' تم ان سے شرم کرو اور حیا رکھو۔ ۱۲

اسلام میں مردوں کے لیے ناف سے گھٹنوں تک ــــــ آزاد عورتوں کے لیے پیشانی کے بال سے ٹخنوں تک ــــــ کنیزوں کے لیے پیٹ اور پیٹھ تک کا حصہ ستر قرار پایا' یعنی ان حصوں کو چھپانا شرعاً ضروری ہے ــــــ ایسا لباس جس سے یہ حدود پامال ہوتے ہوں مسلمان کی شان کے لائق نہیں ــــــ ہر مسلمان مرد و عورت کو اسلامی غیرت کا نمونہ ہونا چاہئے۔اقبال نے سچ کہا ہے۔

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سردار

○

مکان' لباس اور غذا ہماری زندگی کے اہم مقاصد میں سے ہیں مگر یہ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد میں نہیں تھیں البتہ ضروریات میں سے تھیں ــــــ کچے پکے مکان' سیدھا سادا لباس' ہلکی پھلکی غذا' اللہ اللہ باقی ہوس۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تصور عطا فرمایا کہ زندگی کا اصل مقصد تو عبادت ہے' زندگی پیدا کرنے والے خالق نے یہی فرمایا اور حق فرمایا ــــــ مگر عبادت کا لفظ آتے ہی ہمارے ذہنوں میں مسجد کا تصور گھوم جاتا ہے جس سے خاص طور پر نماز نہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے اور بدکنے لگتا ہے ــــــ بے شک نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ فرض ہے مگر عبادت کا مفہوم تو بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے' زندگی کی ہر شعبہ اس میں شامل ہے ــــــ افسوس ہماری زندگی کے مقاصد میں عبادت کا تصور ہی نہیں' باقی سب کچھ ہے ــــــ عبادت یہ ہے کہ ہر جائز کام اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے ــــــ یہی اخلاق کی جان ہے' اسی سے نیتوں کی بہار ہے ــــــ ہماری نیتیں ٹھیک نہیں اسی لیے ہر طرف نفسا نفسی ہے ــــــ عبادت کا تصور مثالی معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے' جہاں

سب ایک دوسرے کی مدد کے لیے دوڑتے نظر آتے ہیں' کوئی کسی سے حسد نہیں کرتا' کوئی کسی کی ٹانگ نہیں کھینچتا ______ یہ انسانوں کا معاشرہ ہے' یہ حیوانوں اور درندوں کا معاشرہ نہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری لباس سے زیادہ باطنی طور پر زور دیا ______ اب تو ظاہری لباس رہ گیا' سارا زور اسی پر ہے اور باطنی لباس تو عام طور پر کوئی جانتا بھی نہیں' اگر ظاہر پرستوں کو بتائیں بھی تو وہ منہ تکتے رہ جائیں۔

ہماری نظر ہر شئے کے ظاہر پر رہتی ہے' حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں اشیاء کے باطن پر رہتی تھیں [13] ان کے غلاموں کی نظریں بھی باطن پر رہتی تھیں ______ دور جدید کے بعض انسانوں میں کچھ نہ رہا' سب کچھ کپڑوں میں آ گیا' آج محض کپڑوں سے انسان کو وقار مل رہا ہے' کل کپڑوں کو انسان سے وقار ملتا تھا ______ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیوند لگے کپڑے پہنے جا رہے ہیں' لنکا سے مدینہ منورہ آنے والے ہندوؤں نے جب یہ حیرت ناک منظر دیکھا اور واپسی پر آنکھوں دیکھا حال لنکا جا کر سنایا تو سب لوگ فاروق اعظم کی یاد میں پیوند لگے کپڑے پہننے لگے۔[14] اللہ اکبر ______ فاروق اعظم کے وجود سے پیوند لگے کپڑوں کو یہ وقار ملا کہ سمندر پار ہندو بھی ان کے گرویدہ ہو گئے ______ آج ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے' کپڑے پھٹ گئے تو سیرت تار تار ہو گئی ______ یہ سیرت بھی کوئی سیرت ہے جو گردش لیل ونہار کے نذر ہو گئی' سیرت تو وہ ہے جو زمانہ پر اپنا نقش ثبت کر دے ع

ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما!

ہم نے ضرورتوں کو مقاصد بنا لیا ہے' یہی سب سے بڑی خرابی ہے ______ مکانوں کی ٹیپ ٹاپ' کپڑوں کی سج دھج اور مرغن غذاؤں کی تیاریوں میں لگے رہتے ہیں' اپنے جان سے غافل' انجام سے بے خبر صبح شام مصروف ہیں' سوتے جاگتے اسی فکر میں غلطاں وپیچاں ہیں ______ سکون ملے تو کیسے ملے؟ ______ دیوانگی سی دیوانگی ہے! ______ اسی دیوانگی کی طرف قرآن حکیم نے اس طرح اشارہ فرمایا:

الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر [15]

''تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔''

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں بند کر کے زندگی گزارنے والوں کو آنکھیں کھول کر زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا' کپڑے پہننے کی تحریک ہی نہیں فرمائی سلیقہ بھی بتایا ______ انسان کو جانوروں سے ممتاز فرمایا ______ مگر کچھ انسان جانور بننا پسند کرتے ہیں ______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باطن کی تعمیر وتزئین پر زور دیا' آپ نے ناپائیدار زندگی کو پائیدار بنایا' ایسے پختہ انسان بنائے جیسے مضبوط قلعہ' ایسے کمزور انسان نہیں جیسے ریت کے گھروندے اور مٹی کے ڈھیر۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں' پیاری پیاری باتیں' میٹھی میٹھی باتیں ____ ان باتوں کی مٹھاس کا عالم عاشقوں کے دل سے پوچھیے' عقل والے اس مٹھاس سے ناآشنا ہیں ____ یہی باتیں سرمایہ آخرت ہیں' یہی باتیں ذخیرۂ محبت ہیں ____ آیئے یہی باتیں کریں اور جان دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اداؤں کا نظارہ کریں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قومی لباس زیب تن فرماتے [16] آپ کا ارشاد ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم [17]

اس حدیث پاک سے قومی لباس اور قومی عادات واطوار کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے' یہ لباس ایسا ہونا چاہیئے جس کو امیر وغریب سب یکساں طور پر پہن سکیں' امت مسلمہ میں قومی لباس کی اہمیت کا احساس نہیں رہا' اس کا قومی تشخص مجروح ہو چکا ہے'

ہمیں دل و جان سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ استعمال فرمایا بال وص عیدین میں سیاہ عمامہ، مگر بقول شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر سفید عمامہ استعمال فرماتے ____ آپ کا ایک عمامہ شریف تھا جس کا نام سحاب تھا[18] ____ عمامہ کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قابل توجہ ہے:

''عمامہ مومن کے لیے وقار اور اہل عرب کے لیے عزت ہے جب اہل عرب عمامہ اتار دیں تو عزت بھی اتار دیں گے۔'' [19]

عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب میں عمامے عنقا ہو گئے ہیں، اس کی جگہ عقال نے لے لی اور عمامہ کی جگہ عقال قومی شعار قرار پایا (یعنی رسی اور رومال)' اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتا کیونکہ اصل بدعت وہ ہے جس سے سنت مٹ جائے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کے لیے جو پیش گوئی فرمائی تھی ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں، کھوئی ہوئی عزت کو ہم اتباع سنت ہی سے پا سکتے ہیں ____ الحمد للہ عمامے برصغیر میں موود ہیں مگر اب رفتہ رفتہ کم ہو رہے ہیں علما و مشائخ میں رومال اور ٹوپی کا رواج عام ہو گیا ہے، ٹوپی تو سنت ہے البتہ عمامہ کی جگہ رومال بدعت معلوم ہوتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید ٹوپی، یمن کی ٹوپیاں، شامی ٹوپی، مصری ٹوپی، کانوں والی ٹوپی، سر مبارک سے چمٹنے والی ٹوپی اور باڑ والی ٹوپی استعمال فرمائی ہے ____ [20] ____ لوہے کا خود بھی استعمال فرمایا ہے۔[21]

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

کپڑوں میں حضور کو قمیص پسند تھا۔ [22]

(یعنی جیب والا کرتا جو عبا کے نیچے پہنا جاتا ہے۔)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گریباں کبھی شانوں [23] پر ہوتا ____ کبھی بند ہوتا، کبھی کھلا ہوتا ____ آپ نے صوف و اون کا لباس اور سخت کپڑے کا لباس بھی زیب تن فرمایا ____

حضرت اسامہ بن زید کی روایت کے مطابق علالت کے دوران آپ نے یمنی چادر میں نماز پڑھائی، جمعہ و عیدین میں یمنی چادر استعمال فرماتے پھر لپیٹ کر رکھ دیتے [24] ____ آپ نے گہری سرخ رنگ کی دھاری دار چادر اور جوڑا بھی استعمال فرمایا جس کو حلہ جر کہا جاتا تھا یا جبرا (دو منقش یمنی چادریں) کہا جاتا تھا[25] ____ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھیں [26] ____ سندھ (پاکستان) میں ان چادروں کو اجرک کہا جاتا ہے اس میں گہری سرخ رنگ اور سیاہ چھپائی والی دو چادریں جڑی ہوئی ہوتی ہیں ____ زمانہ قدیم سے یہ چادریں سندھ سے یمن برآمد کی جاتی تھیں، بعض محققین کا خیال ہے کہ اسی اجرک کو بردیمانی کہتے ہیں ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز چادریں بھی استعمال فرمائیں، وفود کی آمد کے موقع پر سبز رنگ کی یہ چادریں اور تہبند استعمال فرماتے تھے۔ جو ایک عرصہ خلفاء کے پاس محفوظ رہیں، جب یہ چادریں بوسیدہ ہو گئیں تو چاروں طرف کپڑے کی گوٹ لگا لی گئی[27]۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے رنگ کی دو زعفرانی چادریں بھی استعمال فرمائیں۔ [28]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ چادریں بھی استعمال فرمائیں۔ [29] ____ آپ نے طیلسان (سبز، سفید، سیاہ چادریں) طویل و عریض چادریں، مثلث و مربع بڑا رومال بھی استعمال فرمایا ____ بحرانی موٹے حاشیہ والی چادر، سیاہ رنگ کی صوف کی چادر بھی استعمال فرمائی ____ ایک مرتبہ پھول دار چادر بھی استعمال فرمائی مگر ناپسند فرماتے ہوئے جلد ہی اتار دی۔ [30]

بردِ صحاری بھی استعمال فرمائی،خمیصہ (چوکور سیاہ کمبل)، قطیفہ (سفید چادر)، سحولی (سفید کپڑے)، بھی استعمال فرمائے ___ قطیفہ میں سرِ مبارک کی طرف طروات کا نشان تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دھون ایک لاعلاج مریض کے نام میں ٹپکایا تو وہ مریض تندرس ہوگیا۔[31] اس تاریخی واقعہ میں ان حضرات کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو تبرکات پر یقین نہیں رکھتے، تبرکات کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی ہے۔ [32]

O

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز لباس پسند تھا مگر سفید لباس سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: ___

چاہئے کہ تم سفید لباس پہنو، زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے۔ [33]

پاجامہ اور شلوار اگرچہ آپ نے استعمال نہیں فرمائے مگر ان کو پسند فرمایا اور خریدا بھی ہے[34] ___ کرتا اور شلوار ہمارا قومی لباس ہونا چاہئے اور بحمد اللہ ہمارا قومی لباس ہے بھی مگر بعض مخصوص طبقے کے لوگوں کو تقاریب میں یہ لباس پہننا اچھا نہیں لگتا اور وہ اغیار کے لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں ___ اپنی چیزوں کو حقیر سمجھنا اور دوسرے لوگوں کی نامعقول چیزوں کو وقعت دینا زندہ قوموں کی نشانی نہیں، بیمار قوموں کی نشانی ہے ___ ہم نے اپنے طور طریقے چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اپنا لیے ہیں لیکن اس عظیم قربانی کے باوجود کسی کے دل میں ہماری عزت نہیں۔

لو وہ بھی کہتے ہیں یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سادا اور ستھرا لباس پسند فرمایا' نہایت ہی نفیس لباس بھی پہنا،[35] ___ پیوند لگے کپڑے بھی استعمال فرمائے[36] مگر ''لباسِ شہرت'' کو پسند نہیں فرمایا[37] ___ (یعنی ایسا غیر مسنون لباس جس سے کوئی مخصوص فرد یا جماعت دوسروں سے ممتاز نظر آئے اور جانی پہچانی جائے)۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کے جبے بھی استعمال فرمائے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ نے رومی جبہ زیبِ تن فرمایا جس کی آستینیں تنگ تھیں،[38] آپ کا ایک جبہ سبز سندس کا تھا دوسرا جبہ اطلس کا تھا یہ تینوں جبے غزوات میں استعمال فرماتے تھے[39] ___ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاس تھا جو ان کی بہن اسماء بنت ابی بکر نے لے لیا تھا، وہ فرماتی ہیں میں اسے دھو کر اس کا دھون شفایابی لیے بیماروں کو دیتی ہوں[40] ___ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض تبرکات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس بھی تھے جو آپ نے ایک مخصوص مکان میں محفوظ کر کے رکھے ہوئے تھے اور معززین کو زیارت کرواتے تھے[41] ___ دشمنانِ اسلام کی سازش یہ ہے کہ ہم کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے جدا کر دیا جائے تاکہ لنگر ٹوٹ جائیں اور جہاز ڈوب جائے (معاذ اللہ!) ___ اللہ تعالیٰ ہم کو دشمنانِ اسلام کی سازشوں سے محفوظ رکھے آمین! تاکہ ہم صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تبرکات کی قدر و منزلت کا احساس پیدا کریں۔

O

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً سادگی پسند تھے اور بالعموم سادا لباس استعمال فرماتے تھے ___ اگرچہ آپ شہر میں رہے مگر آپ نے وہی معاشرت اور معیشت کو پسند فرمایا تاکہ دیہات سے آنے والے غرباء و مساکین ملنے اور بات کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کر سکیں

اور معیشت بھی مستحکم رہے کیونکہ خرچ میں افراد وتفریط معیشت کو کھوکھلا کر دیتی ہے ____ ہم پردے پر پردے ڈالے جارہے ہیں، طفلانہ پروٹوکول ایجاد کر کے غریب وامیر اور افسر وماتحت کے درمیان دیواریں حائل کر رہے ہیں، پروٹوکول نہ ہو تو بڑی سے بڑی شخصیت کا آن کی آن میں بھرم کھل جائے، سارا تماشا ''ہٹو بچو'' کا ہے ____ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیرانہ زندگی بسر فرمائی، کسی چیز کے جوڑے دو نہیں ہوتے تھے ____ نہ دو کرتے، نہ دو تہبند، نہ دو چادریں، نہ نعلین شریف کی دو جوڑیا [42] ____ وصال وصال مبارک کے وقت جسم شریف پر ایک پیوند لگی چادر اور ایک تہبند تھا [43] ____ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر فرمایا آپ کے جسم مبارک پر ان دو کپڑوں کے علاوہ کچھ نہ تھا [44]

ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ

اگر ہم اپنی حالت کا جائزہ لیں تو بعض حضرات کے اتنے جوڑے ہونگے کہ گنتے گنتے تھک جائیں ____ ذرا غور فرمائیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جوڑا وہ بھی اتنا سادا! ____ یہی حال ازواج مطہرات کا تھا ____ فقیر کے خیال میں آپ کی اور اہل خانہ کی یہ اختیاری مسکینی آپ کے معجزات میں ایک عظیم معجزہ ہے جس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی ____ دنیا میں رہ کر قدرت رکھتے ہوئے دنیا سے اتنا بے تعلق ہو جانا نہایت ہی حیرت ناک ہے ____ تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں آتی ____ ہم خارق عادات باتوں کو تلاش کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی خارق عادت نہیں؟ ____ ہماری فضول خرچیوں کا عالم یہ ہے کہ بقول ایک صحافی (مدیر ساحل مئی ۱۹۹۸ء) صرف ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم کا یومیہ خرف ایک کروڑ روپیہ ہے ____ اسی پر ماتحت افسروں کی فضول خرچیوں کو قیاس کرلیں، جب تک یہ مرض نہیں جاتا بیمار صحت یاب نہیں ہوتا[45] ____ جب تک اوپر سے حالات نہیں بدلتے، نیچے سے حالات نہیں بدل سکتے ____ زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا عمل سے انقلاب آتا ہے۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کرتے، عمامہ یا چادر استعمال فرماتے تو اس کا نام تجویز فرماتے اور نام ہی لے کر اس کو پکارتے ____ آپ نے دولت کدے کی ہر چیز کا نام تجویز فرمایا، آپ نے ہر وجود کی تکریم سکھائی ____ اپنے غلاموں کو کیسا ادب سکھایا کہ کسی نے نہ سیکھا خرف ایک کروڑ روپیہ ہے ____ اسی پر ماتحت افسروں کی فضول خرچیوں کو قیاس کرلیں، جب تک یہ مرض نہیں جاتا بیمار صحت یاب نہیں ہوتا[45] ____ جب تک اوپر سے حالات نہیں بدلتے، نیچے سے حالات نہیں بدل سکتے ____ زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا عمل سے انقلاب آتا ہے۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کرتے، عمامہ یا چادر استعمال فرماتے تو اس کا نام تجویز فرماتے اور نام ہی لے کر اس کو پکارتے ____ آپ نے دولت کدے کی ہر چیز کا نام تجویز فرمایا، آپ نے ہر وجود کی تکریم سکھائی ____ اپنے غلاموں کو کیسا ادب سکھایا کہ کسی نے نہ سکھایا ہوگا، ایسا ادب تو اس دور میں بھی نظر نہیں آتا جس کو ترقی وتہذیب کا دور کہا جاتا ہے ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو دعا پڑھتے، یہ دعائیں احادیث شریفہ میں ملتی ہیں۔ مثلاً

الحمد اللہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی وقوۃ

(شکر ہے اللہ جل شانہ کا جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت وقوت کے یہ مجھ کو عطا فرمایا)۔

اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذبک من شرہ وشر ماما صنع لہ

(اے اللہ شکر ہے تو نے ہی یہ مجھے پہنایا۔ میں تجھی سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کر رہا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں)۔

الحمد الله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی [۴۶]

(شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں)۔

لباس چونکہ جسم وروح دونوں پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شر سے پناہ مانگ کر ایک عظیم نفسیاتی اور اخلاقی راز کی طرف اشارہ فرمایا____ آپ خالق کائنات کے محرم راز تھے____ ہم گنہگاروں پر کس قدر احسان فرمایا۔؟

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین شریف استعمال فرمائی، [۴۷] آپ نے جوتی پہننے والے کو سوار اور جوتی پہنے والی کو سواری قرار دیا____

آپ نے زرد رنگ کی نعلین استعمال فرمائیں، سیاہ رنگ منع فرمایا [۴۸] البتہ سیاہ موزے استعمال فرمائے یہ سنت ہیں____ کبھی کبھی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے برہنہ پا بھی چلے [۴۹]____ یہ بھی سنت ہے۔

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھنے اور شلوار پہننے کا یہ ادب سکھایا کہ وہ ٹخنوں سے اونچے رہیں۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں____

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا حصہ پکڑ کر فرمایا، یہ تہبند کی جگہ ہے (یعنی یہ تہبند کی حد ہے) اگر تجھے اس پر صبر نہیں تو اس سے نیچے کر لے، اگر اس پر بھی صبر نہیں تو تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں [۵۰]

حدیث پاک کا آخری جملہ بڑا معنی خیز ہے اور سبق آموز ہے۔

''تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔''

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انسانوں بلکہ اعضاء کے حقوق کی بھی نشاندہی فرمائی اور دوسری طرف ملت اسلامیہ کو ''عمل تبذیر'' (بے جا فضول خرچی) سے بچایا جس کے کرنے والوں کو قرآن کریم نے شیطان کا بھائی کہا ہے____

ان المبذرین کانو ا اخوان الشیاطین [۵۱]

بیشک اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (یعنی بلا ضرورت خرچ کرنے والے)

اسی لیے بقول شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فقہائے کرام کے نزدیک ازار کا ٹخنوں کے نیچے تک لٹکانا حرام اور خالص بدعت ہے ہمارے شہری معاشرے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے____ اس میں شک نہیں کہ مستحکم معیشت کا دارومدار کفایت پر ہے____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف فضول خرچی سے بچایا اور دوسری طرف ایک نفسیاتی روگ کا علاج فرمایا کیونکہ بالعموم وہی لوگ تہبند یا شلوار ٹخنوں سے نیچی رکھتے ہیں جن کو اپنی شان دکھانی ہوتی ہے یا اپنی خلاف سنت عادت کی اصلاح نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا نہ ہو تو اونچا کرنے میں کیا قباحت ہے؟ اور ٹخنوں سے نیچا رکھنے پر کیوں اصرار ہے؟____ عربوں میں یہ رواج تھا کہ لباس کا دامن لمبا رکھتے اور تہبند اتنا نیچا رکھتے کہ وہ زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا، یہ بڑائی کی نشانی سمجھا جاتا، عربوں کے رؤسا اور امیر ایسا ہی کیا کرتے تھے، ہمارے یہاں بھی ہوا کرتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو کوئی اپنا ازار (تہبند یا شلوار) فخر وغرور کے لیے گھسیٹ کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر نہیں اٹھائے گا [۵۲]

(یعنی اگر کوئی بغیر کسی عذر کے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا)۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تہبند پنڈلی تک ہوتا تھا اور فرمایا کہ میرے آقا ومولیٰ کا تہبند بھی اسی طرح ہوتا تھا

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی سرتا بقدم، شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان، وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان، بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا، "مری جان ہیں یہ"

حواشی اور حوالے

۱۔ قرآن حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۲۰
۲۔ قرآن حکیم، سورۂ اعراف آیت نمبر ۲۰۔۲۱
۳۔ قرآن حکیم، سورۂ طٰحہ، آیت نمبر ۱۲۱، سورہ دخان، آیت نمبر ۵۳
۴۔ قرآن حکیم، سورۂ حج، آیت نمبر ۲۳، سورہ فاطر، آیت نمبر ۳۳
۵۔ قرآن حکیم، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۲۶
۶۔ قرآن حکیم، سورۂ انبیا، آیت نمبر ۸۰
۷۔ قرآن حکیم سورۂ فرقان، آیت نمبر ۴۷
۸۔ قرآن حکیم، سورۂ نباء، آیت نمبر ۱۰
۹۔ سلیمان ندوی: سیرۃ النبی، ج ۲، اعظم گڑھ ۱۹۵۳ء، ص ۸۴۴
۱۰۔(ا) محسن فانی، دبستان مذاہب، بمبئی ۱۸۲۶ء
(ب) ڈاکٹر تاراچند، تمدن ھند پر اسلامی اثرات (ترجمہ اردو) لاہور ۱۹۶۴ء، ص ۱۵۱
۱۱۔ سنن ترمذی، باب ماجاء فی الاستیندان رباب ماجاہ فی حفظ العورۃ
۱۲۔ سنن ترمذی، باب ماجاہ فی التستیندان
۱۳۔ غلام رسول سعیدی، شرح مسلم شریف، ج ۳، ۹۸
۱۴۔ بزرگ بن شہریار، عجائب الہند (بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں مولفہ مسعود عالم ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۰۵)۔

نوٹ:۔ یہ حدیث پاک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اس میں کئی باتیں قابل توجہ ہیں:۔

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ''ہم آپ کی مثل نہیں'' پھر کسی کا یہ دعویٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مثل ہیں کتنا بڑا دعویٰ اور کتنی بڑی گستاخی ہے ____ یہ دعویٰ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہ کیا۔ ذرا غور تو فرمائیں!

(۲) دوسری بات یہ کہ اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ سورہ فتح کی آیت نمبر ۲ میں لذنبک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ذنب کی نسبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی جس پر آپ ناراض ہوئے یعنی ناراضگی کے آثار چہرے سے ظاہر ہوئے یعنی سخت ناراض ہوئے بظاہر یہ ناراضگی کا محل نہ تھا، ناراضگی بتاتی ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذنب سے اپنی نسبت کو پسند نہ فرمایا پھر اور حضرات کا کیا ذکر کیا جائے؟۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔

نال الشر ماواللہ عفا
عن ماسلفامن امنہ
(کشف العرفان' کراچی' ص ۴۰)

(۳) تیسری بات یہ کہ ناراضگی کے بعد جلال کے عالم میں فرمایا ____ ''میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا ہوں۔'' ____ یعنی خطاء و قصور تو جہل و لاعلمی کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے، جو ذات نہ صرف اشیاء بلکہ خالق اشیاء کا علم رکھتی ہو، جہاں علم ہی علم ہو، جہاں تقویٰ ہی تقویٰ وہاں خطاو لغزش وتو کجا خلاف اولیٰ کا بھی گزر نہیں۔

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا ''اور جس چیزوں سے بچنا چاہئے ان کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔'' (شرح مسلم شریف، ج ۳، ص ۹۹)

ان احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ جو ذات سب سے زیادہ متقی جو سب سے زیادہ ان چیزوں کا علم رکھتی ہو جس سے بچنا چاہئے، جو نہ صرف چیزوں کا بلکہ چیزوں کے خالق کا سب سے زیادہ علم رکھتی ہو، کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ''ذنب'' کی نسبت اس سے کرے۔ ہاں مولیٰ تعالیٰ مختار ہے، وہ اس کے محبوب ہیں، جس طرح چاہے فرمائے، حریم ناز کی باتیں کسی سے کہی نہیں جاتیں اور کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، یہاں کا عالم عقل و دانش سے وراء الوراء ہے۔ مسعود

۱۵۔ قرآن حکیم، سورہ تکاثر، آیت نمبر ۱۔۲

۱۶۔ ابی عیسیٰ بن سورۃ الترمذی، شمائل ترمذی (ترجمہ محمد امیر شاہ گیلانی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۸۷ الاتحاف الربانیہ شرح شمائل المحمدیہ، ص ۹۳)

۱۷۔ ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۲۰۳، مرقات، ج ۸، ص ۲۵۵

۱۸۔ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۸ (ترجمہ اردو، کراچی)

۱۹۔ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۳۰۵

۲۰۔ شعب الایمان، ج ۵۰، ص ۱۷۵۔ فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج ۵، ص ۲۴۶

۲۱۔ قاضی عبدالسلام لباس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، (غیر مطبوعہ)، ص ۴۸

۲۲۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۸۳

۲۱۔ قاضی عبدالسلام لباس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، (غیر مطبوعہ)، ص ۴۸

۲۲۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۸۳

۲۳۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۰

۲۴۔ المسند، ج ۶، ص ۹۶۷۔ بخاری شریف، ج ۲، ص ۸۷

۲۵۔ سیرۃ الحلبیہ، ج ۳، ص، ۴۵۱

۲۶۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۷۔۹۸۔ ملا علی قاری، جمع الوسائل، ج ۱، ص ۱۱۵، ۲۷۔ الوفاء ص ۲۷ سبل الھدی والرشاد، ج ۷، ص ۳۱۲

۲۷۔ الوفاء ص ۲۷ سبل الھدی والرشاد، ج ۷، ص ۳۱۲

نوٹ:۔ (۱۹۹۴ء میں حجاز کے مشہور عالم اور شیخ وقت محمد علوی مالکی دامت برکاتہم العالیہ نے مدینہ منورہ میں اس فقیر کو از راہ شفقت و کرم سبز چادر عطا فرمائی اور اپنے دست مبارک سے پہنائی جس کو خرقہ لباس کہا جاتا ہے اور جو موصوف کے خاندان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے)

۲۸۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۹۹۔۱۰۰

۲۹۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۱۰۳

۳۰۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۲

۳۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، کراچی، ص ۱۰۴۹

۳۲۔ قرآن کریم، سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۲۴۸

۳۳۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۱۰۱

۳۴۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۴

۳۵۔ طبقات ابن سعد، ج ۱، ص ۴۶۱

۳۶۔ مشکوۃ شریف، ص ۳۷۳۔ شرح مسلم، ج ۶، ص ۳۸۴۔ ابوداؤد شریف، ج ۲، ص ۲۰۳

۳۷۔ مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۸۲۲۸۔ ابن قیم، زاد المعاد (خلاصہ اردو) ۱۹۲۴ء

۳۸۔ شمائل ترمذی شریف ص ۱۰۴

۳۹۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۷

۴۰۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۰۴۸

۴۱۔ مدارج النبوۃ، ج ۲ ص ۱۴۹

۴۲۔ شمائل ترمذی شریف، ص ۸۸۔۸۹۔ مواہب اللدنیہ، ص ۵

۴۳۔ مشکوۃ شریف، ص ۳۷۳۔ شرح مسلم شریف، ج ۶، ص ۳۸۴

۴۴۔ شرح مسلم شریف، ج ۶، ص ۳۸۴۔ ابوداؤد شریف، ج ۲ ص ۲۰۳

۴۵۔ نوٹ: شکر ہے یکم صفر المظفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو ایٹمی دھماکہ کے بعد وزیر اعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں یہ اعلان فرمایا کہ وہ سادگی اختیار کریں گے اور ایوان وزیر اعظم کو عوام کے لیے وقف کر دیں گے اور صدر پاکستان بھی ایسا ہی کریں گے ____ خدا کرے ایسا ہی کریں! مسعود

۴۶۔ سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، ج ۶، ص ۸۴۹۔ حصن حصین، کراچی، ص ۱۵۷

۴۷۔ مسلم شریف، ج ۲، ص ۱۹۸

۴۸۔ قاضی محمد عبدالسلام لباس حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۔۱۰

۴۹۔ مناوی شرح شمائل ترمذی، ص ۱۵۸

۵۰۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۴

۵۱۔ قرآن حکیم، سورۂ اسراء، آیت نمبر ۲۷

۵۲۔ سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، ج ۶، ص ۸۷۴

۵۳۔ طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۵۰۔ احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۹۶۷

۵۴۔ بخاری شریف، ج ۲، ص ۸۷۴۔ ترمذی شریف، ص ۳۹۶۔ ابوداؤد شریف، ص ۱۱۴

☆☆☆